



منشور رسولان ہر محتاج بخاتم : با خاتم و مہر آمدہ منشور محمد : نوریت بلا تور بہ انجیل و نبیل : گو با صفت و سیرت مہر و محمد

نمبر ۱۸ مطبوعہ ۱۲۸۲ شہریہ جیب المرحبہ لکھنؤ جیبی مقدسہ جلد

اشہار

بہد حمد و ثناء کے شایقان حق پسند کو بشارت طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ ہر چہ بد از مرہ عجب کے جات ہنومین تین مرتبہ ۵۰ ۲۵ - کو چہ کہ جلوہ اشاعت پاتا ہو مقصود اجماع حقیقت مبین اسلام ظاہر کرنا ہو اور مخالفان اسلام کو اعتراضات چپا کی تردید قیمت اسمعیل بمیدیشگی چار روپیہ ۲۲۲۲ حصول ڈاک مقرر ہو اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی بھینڈہ شنگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دینی قیمت لیجا دیگی مضامین مفید مفت اور مضمون خالص باجرت ام فی سطر طبع ہو گا جلد خط و کتابت و ارسال زر قیمت ہر چہ بد از مرہ سنی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام قسم دینی چاہو ۔

محمد عبدالمجیب سکریٹری زمرہ اشباب بنگلور

ترقی دین محمدی

ہمارے ایک معزز کار سپانڈنٹ صاحب لودھیانہ سے تحریر کرتے ہیں کہ آج بروز جمعہ ۷ اگست ہو جناب ششی عطرنگہ صاحب رس ریاضی ہاؤس کول لودھیانہ اسلام کو قبول کیا یہ صاحب چند عرصہ سے مذہبی

کتاب کی تحقیقات کر رہے تھے آخر کو دین اسلام کا راستہ نجات پسند ہوا انکو معلوم ہوا اسلام کو قبول کیا بری خوشی کی بات ہو اگر اخبار منشور محمدی اس طرح چمکتا دیکھتا رہتا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہزار ہا کافر ضلالت کلمہ راہ راست پر آدینگو تھوڑے عرصہ میں جناب صاحب موصوف اخبار منشور محمدی کو دیکھا کرتے تھے مفصل حال لکھا ہفتہ آئندہ مین واسطو اندراج اخبار منشور محمدی کے ارسال خدمت ہو گا اور نام انکا اب ششی محمد حسن صاحب رکھا گیا ہو منشور محمدی ہم ہمارے بیانی ششی محمد حسن صاحب کو مبارک باد دیں اور آریہ کریمہ ان اللہین اسوہ عملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلاً ترجمہ مقرر جنہوں نے ایمان پایا اور کتب و کلام تو ہو گی اونکو دے دے دوس کو باغونکی مہمانی دینی احکام آگاہ ہو کر حبست فردوس کو مستحق ہونگی امید رکھتے ہیں آمین ثم آمین ۔

قبول اسلام

روز جمعہ ۷ جولائی ۱۲۸۲ء حال کھ ایک ہندو قوم برہمن حاجی اسٹیل کی مسجد واقع ممبئی میں اگر اسلام کو شرف ہو واجب مسلمان سینوں کو اسکو بجا کاجو نکالو کارا وہ کیا پولیس شہر ممبئی نے باجی بیکام

نہایت فاکر و زبیر خان الشیخ الغالی قریب سوم تا بقا سببہ الہی
 الحمد للہ علیہ خلت الہود صحت اللہ البیاد و فیہ ما دکت کلامیہ کتاب
 و فیہ مثل میزان الحق و تحقیق ذین و دافع البہتان و حل الاشکال و غیرہ
 بطرفہ و جہتم انصاف اول اکثریک ملاحظہ کرے اور دیکھے کہ کون سا پہلو سنا
 ہی اور کیسے کے ماتہ میں اور کب جادو ہمارا جیاب و ریشہ
 کی نشانیہ اول اکثریک دیکھو اور انصاف کہو کہ جنت میں ہم غلاب ہیں
 اور منہ میں مطلوبہ یا ایسا نہیں بلکہ اسکو برخلاف شمس اقبال
 آمد دیل اقبال اگر دلی پادشہ روز و مناب اور مولف تحقیق الایمان
 نے جو کہا کہ نویدی ہر اعتراض کرتے ہیں اور عماد فضلہ محض کو
 جو ذکر عیسائی ہو جاتے ہیں فقط باقی آئندہ
 ایک سکھ کا مسلمان ہونا
 صاحب کوہ نور رقم طراز میں کہ انتہا باد میں ایک سکھ جو پنجاب الفسری نمبر
 ۲ میں ملازم تھا اور انجیشن پاتا تھا ۲ جولائی کو مسلمان ہوا کار سپانڈ
 صاحب نے میں کہ یہ ششم تحقیقات کو مسلمان ہوا ہے مدت بہ تحقیقات میں
 معروف تنگ آمد و جنگ آمد تھا
 کو نو روز ایک سوزگار سپانڈ صاحب برہمی تحریر کرتے ہیں کہ فوس
 انجیل عیسائیوں کا چلن بڑا ہوا نظر آتا ہے بازاروں میں علامہ پیشوا
 دین کے تحفہ کرتے ہیں اور باخون میں لوگوں کے بعد زبانی میں آتے ہیں
 اندام خیر خواہ زمرہ معیاب مولانا شمس الدین صاحب مدظلہ
 ان زبان کی تہذیب فرجود ہری و مدون پیام
 فرجود ہریا دیکھائے کہ بوقت کلام کلام ہے
 رچھتہ تخت ہو ورا کہ اب کتاب کا چکا
 تانبہ شہر ہونا یا جاکو مہاں سو لوگوں کو نام ہے

جو سچ کہ خدا کلبہ میں پہنچاتی ہی بات ہے
 ہی خلق ہی کلمات میں کہ گواہ حق کا کلام
 جو خدا کا لہجہ ہی نور ہے جو سایہ سار تقیر ہے
 وہی ہلکی سرزم شیر ہے وہی ٹاپک ماہ تمام ہے
 مرداب پا سکا ہی نام ہے کہ خدا ہی چہرہ درود
 ہی شہرہ صل علی کہیں سو وہ نام خیر نام ہے
 کہی سیر باغ ارم کیا سہر عشرت سیر قدم رہا
 وہیں لامکان میں گذر کیا جو طبعین بیت حرام ہے
 کہی سے شق قمر کیا کہی بجدہ اسکو شجر کیا
 کہی جاری نہر حجر کیا کیا سنگ یزہ کلام ہے
 کیا خبر نہیں کہ مسیح ہی چہرہ کلمہ یسوی کا ہو
 مریاس ہی ملت دین پر گواہی میں خیر ختام ہے
 گیا چہرہ کو جو دیر کو کچھ آتش وہ صلیب ہے
 جو خزانہ دو حرم سے ہو نہ کباب کا حرام ہے
 ہنوخون ریزی بیگنہ لگو داع و امر چلی کو
 ہے جبر کلیمہ میں لغزہ زن کہ مسیح کا یہ پیام ہے
 نہیں پاؤں پہلے گارہ نہیں ہیکل شہر ضلالت
 ہے قدم خدا کو ہی راہ پر کہ محمد اپنا نام ہے
 تر تہستان کہیں ہوا کوئی دویر جو بخار خمر
 تر درے سر نہیں چہرے گا کہی با دغا جو غلام ہے
 کیا شہرین سناظرہ بد فومی لائن سلطہ
 وہ علم سے نہ کہ کلام سوا سکو اپنا سلام ہے
 اشتہار مدد اسلامیاں بند ہر

کی غیر ملک میں تمام قوم و اسلام کو انجام کو لے چکے دینی کی درخواست اور
 چند ہی کوئی مقدار تقریر میں اور نہ خصوصیت مذہب ملت چندہ میں قسم کا مقرر
 کیا گیا ہے۔ چندہ امدادی دوا می جو صرف واسطہ تنخواہ مدرسین و سایر خیر
 مدرسہ کی ہوا اور اس کی ترقی میں ہر ماہ وار سالانہ یکمشت دوا امداد
 جو واسطہ اتمام امتحان لائے کی جسم کیا جاتا۔ چندہ امدادی حتیٰ الوسع ہنگامی
 ایک سال کا تاریخ عطاسی جسم ہوا کر لیا چندہ کے واسطہ ایک سید صاحب نے جو
 ملا کر لیا اور اس میں سے قافی کی واسطہ کوئی جاہد و خریدنی تجویز نہیں ہوتی
 بناؤ علیہ طرس اعان الطالب العلم دلو بظلم مسووج لہ الحق جبر کا و اہل
 اسلام کی خدمت علیا میں ملتیں کیجیے اور امر کو ضروری خیال فرمایا
 میا ہی ہر امر کو فضول سمجھ کر صاحبانہ کا چندہ اور سب محمدین و خیر خواہ
 اس امر میں کوشش ملے اور بہت مزید میں کمی فرما دین ترقی چندہ اور سی
 ناعت چندہ اور ترقی و تحریک شریک کو فرمایا میں اسی منی والا تمام میں
 جن باب کو چندہ دھار کر نامتور ہو جائے ان میں سے سلاطین جلیلہ ہر نام مدرسہ
 اعیال فرما دین جماعت مستم مدرسہ کی جانب سے گزرا رہی ہوگی۔

انہیں انہیں ہم مدرسہ سلاطین جلیلہ

جو ہونگی انڈہ چہر انکی بات

غرضی سب کاموں میں توجہ کر لیا و نایہ چلو ہستانون میں سے معلوم ہو سکتی
 بن و دیہہ ہر جہاں کچھ خوشی لوگ میں انکو ہی خوش اس قدر سانی
 اور ترقی ملی حاصل ہو سکتی ہو تو جو لوگ چہ چہ ملکوں کے باشندے ہیں انکو جو
 نواب اس ملک میں اس قبائلیہ کے ساتھ کہ ان میں سے معلوم ہوتا ہے کہ جانور
 ہی باجوہ دم عقل کی اس قدر خوب نہیں کہ انکو انحال کو خود ملاحظہ
 کرنے کو نہ ملے بلکہ انکو انسان کی طرح ہی نصیب انہیں ملے
 ایسا ہے جو انکو کو بہت جاتے ہیں اور ہمیشہ انکی لیا جاتا ہو

کہ تو میں جس مرغ خانہ کو اعلیٰ میں جو تو ہوں اور میں انڈوں کا ہر وقت
 ہوتا رہتا ہے جین مرغ خانہ سے انڈے گم ہو جاتے ہیں تو لوگوں کو یہ گمان نہیں
 ہوتا کہ جو گم ہو گئے کیوں کہ ظاہر اچھا چھوٹا ہوتا ہے اور انڈا بڑا ہوتا ہے اور
 بسبب انی اور گول اور اس کو اور نہ موجود ہو اعضا و ضروری گرتی ہو
 چیزوں کے جو ہوں کہ سطح شک اس جوہر کی نہیں ہوتا مگر جوہر اور انڈوں
 کو جوہر الیجا میں ایک مینار کو مرغ خانہ کو پاس کے جوہر لکھ دینا ہے اور
 کہیں لگاؤ میں ہے اور انکو دیکھ کر زمیندار و ورکر اسکو دیکھ کر گاہا یہ
 کیا کرنا چاہیں۔ جب انہوں نے اسکو دیکھ کر گزرا تو ایک چوہے سے چوہے لکھ
 انڈہ کو پاس جا کر پہلو اسکو سونگھا پھر اسکو بڑبڑیٹ گیا اور بیضہ کو اپنی
 کو بڑبڑ کر کے اور اسکو اپنے جسم حلقہ کیا اور دم کو انڈہ کو اوپر لگا کر دوسرے
 طرف سے اپنی مونہ میں پکڑ لیا جب اس نے انڈہ کو لپیٹ کر خوب
 طرح سے گردا گرد اس کے اپنے جسم کا حلقہ کر کے دم کو دانستوں میں
 بچوئی دبا لیا تو اوپر سے دو تین چوہوں نے اگر اس چوہے کو
 کانوں سے پکڑ کے کہنچا شروع کیا غصہ کیا اسکو جھجھنے
 اپنے خاتم سے انڈہ کو نہ چھوڑا اور دوسرے چوہے اسکو
 کانوں اور گردن سے پکڑ کے کہنچے کہنچے مرغ خانے
 سے اپنے بل میں لے گئے اور زمین و اس معاملہ
 کو دیکھ کر سب اس درنا اور چوہوں کی عقل کا معائنہ کر کے
 اون کی دانائی اور رسائی سے نہایت خوش ہوا۔
 اسی طرح جو آدمی ہر ایک جانور اور ہر ایک انسان کے کاموں پر
 غور سے ہمیشہ توجہ کرتا ہے ہر ایک سے نئی نئی طرح کی لیاقت
 اور عقل حاصل کر سکتا ہے ہر نقطہ الزام مرزا موصوفہ

مقام سے لے کر اور طبع بحر الہام متعلق نہ صرف احباب تمام محمدیہ عجیب کر ٹری طبع شد

دیا بلکہ اپنے وجود کو فی سداً جوگا اسکو نوبی حکم نہ دیا جائیگا۔

ایک معزز انگریز کا مسلمان ہونا

ماہ جناب! مخزن جناب! ہوسکا بیان ہے کہ ایک معزز انگریز مدینہ میں مسلمان ہو گیا وہ ایک ہندوستانی اخبار لکھتا ہے کہ عموماً لوگ یہ کہتے ہیں کہ کسی دنیاوی فائدہ یا عورت کو کو مذہب تبدیل کیا ہو پہلے وہ جب کی نسبت وہ لکھتا ہے کہ مسلمان نہایت غیب میں انوکھی مال حاصل نہیں ہوسکتا دوسری وجہ کی نسبت لکھتا ہے کہ عیسائی انوکھے گھر کا انتظام نہیں کر پائے ہسائیوں کے گھر کو نکو بن اور کسی مذہب کے آدمی عیسائیوں کے زیادہ شہوت پرست نہیں ہیں نقطہ۔

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین اب عقل انسانی جو اس غیب کی بات کو دریافت کرنے میں لاچار نہی خدا کو بتلانے سے یہ معلوم کر کے تسلی پذیر ہو جائے اور تہذیب جاتا رہا مشور محمدی عقل انسانی ہر فرد انسانی کو ساتھ ہی ہر سب لوگ انبیا کو کیوں نہیں تلبس ہوا اور انکا یاس و تہذیب کیوں نہیں جاتا رہا ایمان سے سناؤ سے نہیں آتا فقط خالق تعالیٰ کو دینے آتا ہے ہدایت المسلمین تیسری بات جس کے دریافت کر نیکی ضرورت اور کسی عقل مند کی عقل نہیں بتلا سکتی یہ ہے کہ ہر خدا کی عبادت کیوں کرنا چاہے کسی کی عقل نے کہا ایک ننگ پیل کے تلو سوج کی طرف منہ کر کے کھڑا رہا خدا کو خوش کرنا وہی عبادت ہے دوسرے کہا دریا پانی سے غسل کرنا بڑی عبادت ہے تیسری عقل نے کہا اور چوٹی کی عقل نے کہا علی ہذا نقیاً ہزار ہا اور لاکھوں قسم کے طور جواب ہم دنیا میں جاری ہیں اور ہزار عقل مند انکو استعمال کے کرتے رہے عقلوں ہی بتلا

۲
میں ہم بڑی جبرانی میں نہ ہو کہ عقل کو دریافت نہیں ہو سکتا کہ عقل کی عبادت وہ خوش ہو آدمیوں کی عقل یکایک پر اتفاق نہیں کرتی اور اگر چند اشخاص ایک بات پر متفق ہیں تو یہ تعبد و تصدیق اس مسعود کو وہ سب عنایات میں نہ یقینیات اس انفرادی ہوا کہ خود ہمارا خالق اپنی عبادت کا طور بتلا دینا چاہے بذریعہ الہام کو یہ مشکل ہی دور کی اور عبادت کا یہ طور بتلایا کہ جب تم میری عبادت کرنا چاہو تو تنہائی میں جا کر عاجزی اور فروتنی کو ساتھ ادب کے کلموں میں اپنا گناہوں کا اقرار اور میری بزرگی و جلال اور بزرگی ہر طرح کی درخواستیں عرض کر لیا کرو اگر مفید درخواستیں ہوں گی اور مرضی کو برخلاف نہ ہوں گی تو قبول فرمائی جاوے گی ورنہ ممکن تسلی عنایت ہوگی مشور محمدی عبادت عنایت تذل کو کہتے ہیں یہ بات سوائے کوئی خدا کا رسول بتلا کو نہیں معلوم ہو سکتی خواہ ایک ننگ پر کھڑے رہ کر نیکی عبادت ہو یا دریا کے پانی سے غسل کر نیکی اس عبادت کو عقل نے ٹھہرائی ہوئی عبادت کر کے کیا تم کہتے ہو یا کرنے والے کہتے ہیں ان سے پوچھو تو اسکا جواب مقول پاؤ گے کہ کوئی اپنی مسعود کی تصدیق کیا ہو تبھی تو اسکی عبادت کرتا ہو مگر یہ کہ اپنی بوجہی سے شرک میں گرفتار ہو جیسے ثلث میں تو اسکا کیا علاج عاجزی اور فروتنی کے ساتھ ادب کے کلموں میں اپنا گناہوں کا اقرار کرنا اور خدا کی بزرگی اور جلال کا اظہار یہ سب دینوں میں شرک ہے کچھ دین عیسوی کی خصوصیت نہیں وہ یہی کچھ بات کہ پہلو حکم فرمانا کہ تم ہر طرح کی درخواست کرو یہ اسکو ساتھ یہ شرط کرنا اگر مفید درخواست ہوں گی اور مرضی کے برخلاف نہ ہوں گی تو قبول فرمائی جاوے گی ورنہ ممکن تسلی۔

غنايت ہوگی مفید درخواست کیا ہو اور مرضی کو بخلاف نہ کیا ہے
 اور تسلی غنايت جو کیا ہو اسل جہاں کی تخیل کے تو ہم ہی اس کے
 جواب میں کہہ کر جا تو رہے گا کام بندگی کے سوا کچھ نہیں اسکو ہر کام
 میں بندگی ہو گیا خلوت کیا جلوت سب جگہ بندگی کے میں تہائی کا فیہ
 نقصان بندگی پر دلالت کرتا، ہدایت المسلمین جو تہی با جو ہے
 بڑی ضروری ہو اور کوئی عقلمند اسکو نہیں بدلا سکتا یہ کہ ہم خدا کو
 کو کیا سمجھیں وہ ایک یا کو میں منشور محمدی عقلمندوں کی
 عقل حسین سلامت اور بیماری نہیں ہی بتلائی کہ خالق تھا ایک ہی
 ہر دو دوزخین نہ کو دو دوزخین یا تین دوزخین یا کو دوزخین ہزاروں
 استیجاب تلامذہ عقلمندوں کی کتب دیکھو سے سلوم ہو گا پھر کوئی۔
 عقلمند نہیں بدلا سکتا کہنا کیا سنی فقط۔ باقی آئندہ

بقیہ جواب نیاز نامہ

اور دوسرے مقام پر ابن جزری اسی نشر میں لکھتے ہیں قد اجمع الصحاح
 علی نقل المصاحف الثمانیہ من الصحف التي کتبها ابو بکر وعمر و اسامی کل
 مصحف شہائی کل مضر من اعمار المسلمین واجتوا علی ترک ما سوي الذل
 اتہی تحقیق اجماع کیا تمام صحائف نے اوپر نقل مصاحف عثمانیہ کے اور
 صحیفوں جنہیں لکھا تھا ابو بکر اور عمر نے اور اتفاق کیا اوپر پہنچے
 ہر ایک مصحف کے انہیں مصاحف میں طرف ہر شہر کے شہر دن اہل اسلام
 سے اور اتفاق کیا اوپر چوڑے نے اوس چیز کو کہ سوائے کے جواب
 یقین ہو کہ پادری صاحبہ عذر پیش کریں گے کہ ابن مسعود دو سو دین کا
 انکار کیا اور انکی مصحف میں یہ دو سو دین نہ تھیں اور ابائی بن کب
 کو مصحف میں وعای قنوت شامل تھا جیسا کہ مشہور ہے اور بعض روایت
 میں ہی آیا ہو اس صاف اختلاف ثابت ہوتا، اسکا جواب کلمہ حیر اول

یہ کہ یہ روایت ابن مسعود اور ابن کعب ثابت نہیں ہوا، محققین
 نے اس حدیث کو موضوع ہایا چنانچہ شیخ ابو محمد کتاب الفصل میں
 لکھتے ہیں اما قولہ ابن مسعود بن مسعود خلاف مصنفنا ہاں کتاب
 داخل مصنف ابن مسعود امانیہ اور بلائک دو قرأتیں قرآن عامہ اور
 فہم اہل اسلام فی شرق الارض وغربا لقرا بجا کما ذکرنا کما
 ذکرنا بشیر ما تاح انہ نشرل من غید اللہ تعالیٰ انتہوا۔ بہر حال یہ کہنا
 اور کہ مصنف ابن مسعود کا ہاں مصنف کے خلاف کیا باطل و کذب اور
 افتراء مصنف ابن مسعود وہی ہے جس میں انکی قرأتیں نیز شک
 اور شبہ کے ہیں اور قرأتیں ابن مسعود کی قرأتیں عاصم کوئی کو میں
 جو جمیع اہل اسلام کی پاس مشرق اور مغرب میں موجود ہیں
 اور ہم اون قرأتوں کو پڑھتے ہیں جیسو اور قرأتوں مترس میں
 اللہ کو پڑھتے ہیں فسبح ابو محمد یہ کتاب کلمہ میں اہل کتاب کے سنا طرہ
 میں تصنیف کی ہو نہایت عمدہ کتاب اور شیخ ابن خرم محلی میں لکھتے
 ہیں انہذا کذب علی ابن مسعود موضوع وانما صح عند قرأت عاصم۔
 عن زرعة وقبها المودتان والفاخر یہ روایت افسر ہے ابن مسعود
 پر بنایا ہوا بلاشبہ بصحت پہنچی ہے ابن مسعود قرأت ابن عاصم کے
 کہ جو روایت کرتے ہیں زرہ اور زرہ ابن مسعود اوس بن مسعود تین
 اور فاتحہ داخل میں یعنی یہ کہنا کہ ابن مسعود دو دین اور فاتحہ
 انکار کرتے ہیں محض افتراء ہو انہوں نے ہرگز انکار نہیں کیا بلکہ یہ
 روایت کسی بنائی صحیح روایت وہ جسے قرآن سب میں عاصم۔
 روایت کرتے ہیں اور اوس میں یہ سو دین موجود ہیں۔ دیکھتے کیسے
 قوی دلیل اسکی روایت کی کذب پر کہ انکی شاگرد کے شاگرد
 کی روایت اسکی خلاف ہے اگر ابن مسعود کو دو سو دین کی کلام اللہ

ہونیکا انکار ہوتا تو ادنیٰ شاکر دیکھو ان سورتوں کو روایت کرتے
 اور امام نووی دہندہ کی شرح میں لکھا ہے اجمع المسلمون ان
والفاحش من القرآن وان من جده نسا شيا كفو ما نقل عن ابن
سعود والنفس من حق انتہی اتفاق کیا امام اہل اسلام اس پر متفق
اورفاق قرآن سورین میں اور جسے انکار کیا اور میں کیسا کافر ہو گیا
 اور وہ جواب مسود منقول ہے۔ یہ انکار ان سورتوں کا (دعا) طلب
 ہے صحیح نہیں اور ایسے ہی ایسی اسکو رو کیا ہے غرضکہ علما صحیحین
 نے اس روایت کو رو کیا ہے پھر کیونکر اصول یقینیہ ایسے روایات و
 سے خروج ہو سکے ہیں فقط۔ باقی تہندہ راحم محمد علی
مدعی سست گواہ چیت

نور نشان نمبر ۲ جلد ۲ میں ایک خط جواب ال ایک مسلمان صاحب
 جناب فضیلت الکتاب لانا محریف صا چہا ہے چونکہ مولانا صاحب
 موصوف اچھی طرح امتیون روایتوں شرکوں کے ساتھ کہا نا کہانا
 ثابت کر دیا ہے اس لیے اسباب میں اور زیادہ لکھنا فضول ہے چنانچہ
 اسی طرح نجابی اخبار لاہور نمبر ۳ جلد ۱۰ میں لکھا ہوا کہ علما لاہور
 فتویٰ دیدیا کہ عیسائیوں کو مسلمانوں کے گواہین سے پانی نہیں نکالنا
 چاہیو صاحب نور نشان مدعی سست گواہ چیت کا معاملہ کیوں
 دکھاتے ہیں اور اس عبارت واضح ہو کہ شاید یہ سوال کسی صاحب
 مذاق نے ایک مسلمان کے سر میں نہر کیا ہو اگر ایسا نہیں تو پھر
 مثل مشہورہ اونٹ نہ کو دو کو دو کون یہ غاشا و یکو کون ۔
 کس پر صادق آتی ہے اور کون صاحب اسکو مستحق چوتھے ہیں چنانچہ
 دیکھو عبارت صاحب نور نشان کیا انصاف کا رس نکلتا ہو
 قولہ اگر مضمون مذکورہ درست ہے تو ایت پیش کر سائل

اور ان آیات میں اختلاف معلوم دیکھتا اور جس حال کو ہندوستان
 میں اہل اسلام اہل خود مانتہ سے لیکر کہانے بیٹے کو ناجائز نہیں
 سمجھتے اور ہندوستان باہر مسلمان اہل کتب اکل و شرب میں شامل
 ہوتے ہیں تو صاف معلوم ہو گیا کہ کوئی پختہ مسلمان نہ ہونے ہوا ہو گا
 جواب دل تو صاحب مدوح کو مناسب تھا کہ اس موقع پر جواب
 مولانا صاحب مدوح کا خط جو بطور جواب و نہوں نے او کو خدمت
 میں ارسال کیا تھا بنبرانی راہ ملک بجا کو چہا ہے اور پھر کیس وقت میں
 دلا بخارا مرستہ از عم فیہ میں نکالے ہوا سطور کوئی دانا مسلمان پادریوں
 کے اجارہ میں اپنا مافی الضمیر نہیں لکھ سکتا اور نہ عقائد کو اصولی میں
 لکھتا کیونکہ حضرت پادری صاحب میں ایک ایک پھر عادت کے موافق لکھا
 میں اور اگر ایسا کر میں تو لب تب کے اوس مضمون کو واپس فرمایا
 کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ یہ مضمون نہایت سخت سو یہ شیوہ اپکا
 وقایہ نگاری کو خلاف باوجودیکہ خود بدولت اپنے اخبار ضلالت آثار
 میں پہلے پہل اعلا چہا ہے میں کہ بلا نصب ہر ایک مضمون طبع ہوا کر گیا پھر
 اپنے اعلان کے خلاف کیونکہ حد اعتدال اپنا قدم باہر نہیں
 اور انگشت سما خاص عام ہوتے ہیں۔ دوم صاحب موصوف کی
 عبارت سراسر غلط ہے اور بہت اعتراضات عائد ہو سکتے ہیں معلوم
 ہوتا ہے کہ ہمارے پادری صاحب نے حضرت مولوی محمد حنیف کا مضمون
 سراپا اچھی طرح خود پڑھا نہیں شاید سرسری طور سے دیکھ لیا ہو
 کہ گئے ہونے اگر تجاہل کو کام نہ فرماتے تو کہیں ایسی غاش غلطی نہ کرتے
 کیونکہ مولانا صاحب صاف صاف اپنے مضمون دو رنگوں میں ارقام فرما
 میں کہ جب تک انسان کا دم نہ گسٹے مسلمان ہو سکتا
 ہے خواہ بظاہر اود کہ کہ میں مسلمان ہوں اور واضح ہو کہ

افسوس شریف کا پابند ہونے والا نہایت ہی افسوس ہزار افسوس
عبادت مذکورہ کو بنایا دینی صاحب ہول اور بیوقوف مسلمانوں کے
طرف اندازہ دہندہ دور پر شریعت محمدی کا کچھ خیال رکھا اور اتنا ہی
سمجھے کہ اکثر عیسائی لوگ ایسا اعمال کے مرتکب ہونے لگے کہ جو کفر و منافقت
ہزاروں نیکو اعمال میں آچکی ہے اور شریعت مسیحی میں وہ اعمال سرس
گناہ میں داخل ہیں اور انکا کرنا اور دفع کا نمونہ ہے۔ اسی بیان
دائم آیا کہ ہر ایک مذہب کے شریعت کو نہ تو لاجا ہے اور عام لوگوں کے
کا حوالہ دینا بالکل بھول ہے ہول ہے کیونکہ بہت خاص کے عام ضعیف ہونے
میں تو پیش بت ہو گیا کہ مسلمان جو اہل نبوت و کتاب سے لیکر کہاتے ہیں وہ
پادری خدا کے اعتراض کی جگہ میں اور انکی وہ راہ و رسم جو
انکو شریعت کے خلاف ہے وہ ہمارے پادری خدا کی شوکت و تریک میں
میں داخل ہے بھان ائد مصرعہ برین عقل و دانش بایک ریت
خوبیا دایا بھول ہی گیا تھا اگر کوئی جناب پادری خدا سے یہ سوال
کرے کہ یا حضرت اندون اکثر شراب کا دور دورہ آپ کے قوم میں
بہت دیکھا جاتا ہے باوصف آپ انجیل شریف میں لکھا ہے کہ
شرابی ساتھ کہا نا کہ کہا و چنانچہ دیکھو پہلا قرتون کوہ باب ۱۱
سطر اور بہت جگہ یہ بھی آیا ہے کہ شرابی والا خدا کی بادشاہت میں
داخل نہ ہو گا کیونکہ جو اشخاص شراب کے ذرات استعمال کرتے ہیں
اور وہ اپنے عیسائی کہلاتے ہیں جیسا کہ بیان ہے دہوم و نام کی دعو
ہو تو کیا پادری لوگ اس دعوت میں شریک نہیں ہوا کرتے دہوم
و نام کی دعوت کو جاؤ و کیا جب صاحب کسی پادری خدا کی دعو
کرے تو کیا پادری انکا کہنا چہوڑ دیگا خیر ہے ہی جاؤ
کیا پادریوں نے ایسے شے کی استعمال کرنا ہولوں کا حق پانی بند

اس محل پر

کر دیا ہے یا خود پادری صاحب انکی دھن کو نہیں زمین فرماتے
لا رہے نا آدمی ایسا سوال پادری خدا سے کہی نہیں کرے گا
اگر کوئی کرے تو اسکا بوجھ پادری صاحب کا شوشی کے اور کچھ نہیں
ہو سکتا۔ باقی یہی شریعت و شریعت میں دینی مرام لکھی ہے
ان اگر شریعت میں ہی وہ شے جانے ہو تو نہ کی نام نہ نہیں صاحب
ایسا ہر زمین ہو سکتا ہر ایک انسان کو لازم کہ ہر ایک اہل مذہب کے شریعت
پر لحاظ کرے۔ ملکی راہ و رسم یا عادات بہ کو بطور نمونہ دینے میں لیکر
منظرہ یا بحث کو پیش کرنا سرسہ جہالت پر دان۔ اول پادریوں کو
اس محلہ میں داخل بنانا جائز ہے کیونکہ مذہب مسیحی میں حرام جلال
کی کچھ تفسیر نہیں و مان لکھا کہ پاکو کو کتب پاک اور یہ یہی لکھا
کہ جو دان ہو کہ او دیکھو لوقا باب ۷ سطر اور دسی گھر میں ہوا اور
جو کچھ ان کی پاس ہو کہ او پو کیونکہ مرد و مرد کا حق ہے گھر گھر
نہ پھر اور دیکھو یون کوہ ۱۴ باب ۷ سطر خدا کی بادشاہت کہنا
پنا میں بلکہ راستی اور سلامتی اور روح قدس خوشوقتی ہے۔
جناب پادری خدا آپ اب روح القدس کے خوشوقتی چہوڑ کر کیوں کہلاتے ہیں
کے طرف جو ہلا ہول تو اب میں خدا بادشاہت کا پیغام سناتے ہیں
کہاؤ کہ کا قصہ خلاف آیات مسکورہ بالا ہے ہو۔ کیا کہنا انسان خدا
طاعت ہے کیا انجیل شریف بھول گئے ہو ذرا دیکھو تو ہی پہلا قرتون
کوہ باب ۱۱ سطر و باب ۲۵ و ۲۶ سطر کہنا خدا نہیں طاعتا کیونکہ
اگر کہا دین تو ہماری کچھ برتری نہیں اور جو نہ کہا دین تو گشتی نہیں جو
کچھ تعالوں کی دکان میں بکتا ہے سو کہا و اور دینی اختیار کر
کچھ پوچھو کیونکہ زمین اور اس کے سمورے خداوند ہے الہ حاصل کلام
ای پادری صاحب غور فرماؤ کہ شریعت مسیحی میں حکم ہے کہ کہاتے ہیں

میں دنیا تباہ کر دے اور شریعت محمدی میں عافیت رکھے کہ ختم ہر مرام ہے
 توبہ کی مدد سے انصاف کین کہ ہم شریعت کی پابندی اور پادری سے
 اپنے شریعت میں گرفتار ہیں اور وہ شریعت کے روئے کہاں کہانے کے
 آزادی کہتے ہیں آزادی اور نہیں ملاتے یہ جسطرح وہ شریعت
 سے قدم باہر نہیں کرتے تو یہ بھی شریعت کی ابتدا سے باہر نہیں جاتے پادری
 صاحب کے اپنے شریعت کی پابندی ضرور دیکھو اقرتوں ۱۰ باب ۲ سطر پر اگر
 کوئی تمہیں کہے یہ توں کی قربانی ہے تو اس کی خاطر جسے جانا اور تیرے
 مت کہاؤ انہ دیکھو یا جو داس قدم پادری سے کہانے کی آزادی مگر توں
 کا جزا واد اور قربانی اپنے شریعت کے وہی وہ ہی نہیں کہتے۔ واضح ہو کہ
 جو لوگ کہانے پر مکتوبین طرح مکر میں بری غلطی میں ہیں۔ دیکھو ہا
 ملک پنجاب میں ایک قوم سب گنی کہلا ہیں جو مردوں کے ہڈیاں اور کوہر
 کو ہاتھوں میں کہتے ہیں اور ان کی خاصیت کہ یہ کی طرح ہوتی ہے جو کچھ
 پاتے ہیں صفات کر جاتے ہیں بلکہ وہ ناپاک آدمی بطین پیشاچے اور چرک
 تک کہا جاتے ہیں۔ اسی میر یا ربانی شریعت محمدی کی پابندی ہو دیکھو ایک
 ہی آدمی میں جو حرام و حلال و پریشاچے ہیں اور مردوں کے ہڈیاں
 ہر کی طرح گلوں کہتے ہیں ہر ایک قوم کا کہنا کہانے ہیں۔ ان کی دل دیکھو
 کیسے ناپاک ہیں کہ انہیں تعجب نفرت نہیں وہ لوگ سب کہانے
 سے کچھ نہیں ہوتے اور انہیں دنیا میں کوئی رتبہ بلکہ عدا
 بیات میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوئے ہیں اور انہیں کوئی پسند نہیں کرتا
 وہی آدمی وانا ہے جو شریعت کا پابند ہے خیال بات کہ جب تمہارا
 اپنی شریعت کا استد پابند کہ اس قدم باہر کہنا گناہ سمجھا تو تمہیں
 کہ اپنے شریعت کا ہر سو کر اس کی منہی کا باعث ہو ہو سواب میں دعا کرتا
 ہوں کہ خدا تمہیں ہمیشہ حلال کہلا اور تمہیں حرام سے نفرت رکھو اور

انجمنہ مذکورہ کے لئے لکھا گیا ہے اور میں اس کے لئے غائب کر گا

کہ قرآن مجید میں حلال یا ہے اور حرام نہ سمجھو اور شرکوں کے دھوکے
 میں نہ آؤ وہ نہیں حد طرح کا دھوکا کہ میں یہ دنیا جاتا ہوں ہے
 دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرو اور پانچون قوت نماز پڑھو اور لا حول
 ودر کہو تاکہ یہاں کے دور کر اور پادری خ۔ ان کی طرف لگاؤ بدنی ہو
 نیکی کی طرف چلو اور سر و کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا
 جانو اور ان کے فرمان کو دل و جان مانو اور ان پر عمل کرو تاکہ وہ
 دنیا میں تمہارا خاتمہ بالخیر ہو آمین فقط۔ الرقم میرزا محمد
 مصنف عالم نامدار و فاضل روزگار مولوی مرزا فتح محمد گیک
 سر آمد علم مناظرہ اہل کتاب سلمہ اللہ تعالیٰ۔
 یہ مضمون بتوسل مرزا محمد صاحب سلمہ اللہ مبارکے پاس پہنچا
 لہذا مجتہدہ درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بیان اثبات غلبہ اسلام

اور جواب چند سو سو نکات محمد و آلہ دین صبا پانی تہی نے آیت شریفہ
 مندرجہ ذیل پر کہ میں کما قال اور یہ خبر بھی قرآن مجید پر ہے
 ہوئی ہو اللہ ہی اسے رسول کہ بالہدی و دین الحق کی طرف علی
 الدین کلہ و لورہ المشرکون پانی تہی کہتے ہیں کہ غلبہ دین کے
 دو صورتیں ہیں یا تو اس دین کی لوگ اور دین والوں کے مقدار
 میں زیادہ ہوں یا اس دین کی حقیقت کی دلیل اور دینوں کی زیادہ
 قوی ہوں سو اسلام کو دونوں صورتوں میں غلبہ نہیں کیونکہ مرد و ستار
 اعتبار سے بودہ کی قوم دنیا میں تین بار بار اور نہ دتیرہ کروڑ
 اور یہودی چالیس لاکھ اور عیسائی اسی کروڑ اور مسلمان
 دس کروڑ غلبہ بودہ مذہب والوں کو ہے نہ مسلمانوں کو اور
 اگر اہل کتاب میں دیکھو تو عیسائیوں کو مسلمانوں پر غلبہ

اور قوتِ دلائل کے اعتبار سے نو بیان تک فضیلت کے بعد ہی اس پر غور
 تحت کرتے ہیں اور اگر علماء و فضلاء بعد تحقیق کو اس میں کچھ جوڑ کر دیکھا
 ہو جائے تو جواب مصرعہ سخن شناسی و لہجہ انظار و بجا است اگرچہ
 غلبہ بہت اعتبار میں لیکن ہر جگہ منہی مناسب محمول ہوا ہو مثلاً اگر کہو
 کہ فلان پہلوان اور سب پہلوانوں پر غالب تو وہاں یہ مراد ہوگی کہ کوئی
 پہلوان نہ ورطاعت میں اسکی برابر نہیں کر سکتا نہ یہ کہ وہ علم و فضل
 اور فصاحت و بلاغت میں اور وہ بڑے بڑے اگر یہ کہیے کہ حافظ شیراز
 کے شعر میں سب شعر کو غزلیات پر غالب میں تو وہاں یہ مراد ہوگی کہ
 بیان میں اسکو غزلوں کو وہ نہیں پہنچتے نہ یہ کہ اسکی شمار گنتی میں سب
 زیادہ ہیں اور اگر یہ کہو کہ لندن ہندوستان پر غالب وہاں یہ مراد ہو
 کہ اہل لندن جس چیز اور اختراع میں اہل ہند سے زیادہ ہیں نہ یہ کہ
 لندن کی مردم شماری ہندوستان کے مردم شماری سے زیادہ ہے پس سی
 طرح جتن کھاجا کہ فلان دین سب سے بہتر غالب اسکی یہ منہی ہوگی
 کہ اسکی حجت اور سب دینوں کی حجت قوی تر اور حکم تر ہے نہ یہ کہ اس
 دینوں کے بوالوں شمار میں زیادہ ہیں اور نہ یہ کہ اس دینوں کے
 کئی تلوار سب کو دیا گیا کیونکہ دین کی خوبی یہ ہے کہ اسکی حقیقت کی دلائل
 اور دینوں کی نسبت حکم اور ظاہر تر اور تیار ہو جائے پس جس دین میں یہ
 خوبی پاؤ جاوے اسکو سب غالب سمجھا جائے اگرچہ کتنی ہی اس دین کی
 جائے و سب سے کم ہوں اور اگرچہ باعتبار سطوت و جہاں سب سے منلو
 ہو جیسا کہ حضرت عیسیٰ جو نبی انجیل کے باب اور ص ۲ میں فرما رہے ہیں
 کہ ہو کہ میں دنیا پر غالب ہوں دیکھو آپ یہ نہیں فرمایا کہ غالب اور گلا
 تاکہ غلبہ آئندہ بر محمول کیا جاوے اور ظاہر ہے کہ اسوقت انکو نہ باعتبار کم
 اعوان و انصار تمام دنیا پر غلبہ تھا اور نہ باعتبار سطوت و جہاں اور نہ

نشریہ کے پائل اسلام کی سنی سوا اسکی اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ برتری تحت
 کے اگر اور کوئی نہیں دم مایہ کا قہر اب ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ
 اسلام تحت تمام ادیان کے مجتہدین زیادہ قوی اور انوار ہو جو دنیا
 اس میں سب سے بڑا جہان اور ادیان میں نہیں میں اور اس سے بڑا ہے
 دلائل میں از انجلیہ کہ حجت میں کی معرفت موقوف بنی کی معرفت
 اور نبوت کی برعلات معجزہ ہے اور یہ کہ نبی جہان اور یہ کیا اب کھاجا
 ہونا کسی اہل معلوم نہیں ہو سکتا نیز اس کے کہ کتاب میں لکھا ہے میں
 ایک سب زبانی نہیں اور یہ دونوں صورت میں تا وقتیکہ وہ کتاب وہ دنیا
 حد تو اس کو نہ کچھ مفید ظن میں نہ صورت یقین و دوزن التوا نیز خط
 الفوائد ان اگر اس کی کوئی ایسی نشانی اب یہی ہوتی ہے جس پر اجماع
 صادق اور اس کے نبوت کا علم یقیناً اسکو بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے وہی
 نشانہ سوا دین اسلام اور کسی دین کے مقتدا نہیں پا جاتی اور وہ نشانی
 قرآن مجید و فرقان مجید ہے جس کے بے انتہا وجوہ اعجاز مشہور ہیں اور
 بعض وجوہ اعجاز بحث قرآنی میں ہم ہی لکھیں گے ازان جملہ یہ کہ
 جس طرح ہر مذہب الہی اپنے مذہب کی حقیقت ثابت واجب اسی طرح یہ ثابت
 ہی ثابت کرنے واجب کہ وہ اصول و فروع اور حدود و احکام جو
 ہمارے گت دینیہ میں مذہب میں وہی میں جو ہمارے نبی با ہمارے مقتدا نے
 تعلیم و تلقین فرمایا اور ہمارے کتاب جسکو ہم وحی اسمانی جانتے
 ہیں وہی ہے جو ہمارے مقتدا پر نازل ہوئی اور یہ بات سب
 اہل اسلام کوئی اور ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ کیلے پاس سوا اسکو اور
 کچھ حجت نہیں کہ سالہا سال ایسا ہی لکھا چلا آتا ہے حالانکہ یہ نبوت
 کافی نہیں ورنہ چاہے ہفت سیر حاتم اور قصہ امیر حمزہ وغیرہ میں قابل
 وثوق اور ہم جس کتاب کے مترل میں عند اللہ اور وحی متلو جائے تو میں

اد کو بکزدن مذہب متصن بناج بکر آنحضرت مگ موجودین اور اسکو
 حفظ کرنا اور آنحضرت بکر آج شہر اور متضانی ہو چکے ہیں اور اسکو
 بات ہمارے بنی کے سہ سہائی جو وہ مانہو مانہو ہم مگ ہو چکے ہیں جنہوں نے
 اور باتوں کو کتابوں میں جبر کیا اور انہوں نے ایک ایک بات کی سند
 اپنی کتاب میں درج کی اور انکو کتاب میں باسناد متصل ہم تک پوچھیں اگر
 کوئی ہم پوچھ کہ تم کو کیوں کہا کہ الاعمال لیسات تماری کا قول ہے
 تو ہم ایک ایک شخص کا نام ہی بکرتا سکتے ہیں کہ ہم زندہ کہا اور زندہ
 عمر لے کہا اور عمر حالہ کہا اور حالہ ویدہ سنا ہاگ کہ فلان شخص نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور جنہوں نے ان کے نام ہم سنو گو ایک
 ایک وثائق اور عدالت کتب مجال میں شہر دم پانچواں گز ان جملہ یہ کہ
 ہر مذہب الی پر یہ بات ثابت کرنی ہے دلچسپ کہ جن باتوں کو ہمارے کتابوں
 میں اصول ایمان قرار دیا ہے کسی باب میں اسکو خلاف اعتقاد کہنا
 ہمارا مذہب نہیں ہر گنا سو یہ بات اہل اسلام کو فی ثبات نہیں
 کر سکتا کیونکہ عمدہ اصول ایمان توحید، سوہند و اور جن مذہب و
 اور پارسی سببت پرستی اور آتش پرستی کے اور عیسائی سببت
 کے اس رستہ بہت دور جا پڑھا لاکھ ہندوؤں کے بید اور جن مذہب
 والوں کے دینی کتابوں میں اور پارسیوں کی دساتیر اور عیسائیوں کے
 تورات و انجیل توحید مدح اور شرک مذمت مالا مال میں ہے
 یہود و سوانہوں نے اصل رسالت کو درہم برہم کر ڈالا کیونکہ تورات میں
 عیسیٰ اور ہمارے بنی کریم کے بشارتیں تمام موجود تھیں اور
 اب بھی موجود ہیں با این ہر انہوں نے مذہب انبیاء برحق میں کوئی
 دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور ان بشارتوں کے منہ نہیں جہاں تک
 ہوسکا کوشش کی تاں مگر ہم لوگ بعینہ انہی توحید کے اصول

بہت کچھ لکھا ہے

ایمان توحید اور رسالت اور معاویہ و سیدہ قائم میں جس طرح ہر گز
 ہوا ہے ہمارے توحید دشمن ہیں جتنے میں اور جند رسولوں پر محمد لا ایمان
 لانا ہمارا من صفت ایمان میں داخل اور یہی حال معاویہ کا ہے اور ان
 جملہ یہ کہ ہمارے بنی کی نبوت اگلی نبیوں کے کتابوں کی ایسویات جیسے ہمارے بنی
 کا ہونا اور دعوی نبوت کرنا چنانچہ بشارتوں کے تحت اچھے طرح واضح ہے
 ہو جائیگا اور ہمارے سوا کسی دینوا لایہ دعوی نہیں کر سکتا کہ ہمارے مقتدا
 کافر ستادہ خدا ہونا اگلی وقتوں کے کتابوں کا ثابت ہاں مگر عیسائی کہتے
 ہیں کہ عیسیٰ کے بشارتیں عہد عتیق میں مہر میں سو اگر یہ دعویٰ نکلا
 ثابت ہی ہو جائے تو عیسایہ گت یہ بات ثابت نہ کریں کہ دین اسلام
 عیاد ابا اللہ باطل ہے تب تک انکا دین اس مائیکو حق میں نافذ نہ ہوا
 جائیگا اور ہر کو کسی نیکو اصل پھر اناعز و نہیں اگر ہم اگلی دینوں کو منسوخ
 کہتے ہیں پس جائز ہے کہ جملہ ادیان ماضیہ انبیاء برحق سے ماخوذ ہیں
 اور شیعہ اسلام کے بعد کوئی ایسا دین آج تک شائع نہیں ہوا جس کے
 ملتے والے اسکو کسی مدعی ہو کے طرف منسوب کرتے ہیں تاکہ
 جب تک ہم اسکا ابطال نہ کریں ہمارا دین اس کے حق میں نافذ
 نہ ہوگا اور ان جملہ یہ کہ ابتداء و حدوث اسلام بیکرا آج تک کسی مخالف نے
 اہل اسلام کے اصول یا فروغ پر ایسا اعتراض نہیں کیا جسکا جواب کافی
 نہ پایا ہو اجمالا اس دعوی کا ثبوت مقدم اس طرح ہے کہ سب ارباب دانش
 پر یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ آج کل دین عیسوی کی بجائے کسی گرم نازی
 ہے اور کچھ پادری لوگ کونسلین اور کیٹیاں اور ہر گلی کوچے
 میں وغٹا مذاہیان کرتے ہیں اور بقول اخبار مخبر صادق قریب ایک
 کروڑ روپے ان لوگوں کا ہندوستان میں خرچ ہوتا ہے اور
 کئی ہزار پادری یورپین و ہندوستانی شہر و دیہات میں واسطے

مدد دین جس کو کہ پانچ سو روپے ہادی لوگ لیا اور دین
 سے علم عربی حاصل کے واسطے زمین مولیٰ اسلام کو شکر تو زمین
 باین مہربان سلام مقابلہ کر دین تو غرض ان بن محمد شکست فاش
 یا سلیم بن زمین آج پانچ بجائے سادات و غیرت گفت گویا بصری
 رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پادری قدر شکستہ مشہور کہ مولانا نے پادری
 صاحب کا ایسا منہ بند کیا تھا کہ پادری بجا باعث شرم ملک نہ من رہا نہ
 پاؤ اور ایک مدت پوشش رہا اور ہر ملک روح میں آ اور ملحق بحث
 ہوئی جناب مولوی رحمۃ اللہ تعالیٰ صاحب خواست دزیر شاہ شاہ دم
 شریف لا پیر تو ایسا ہوا کہ مولوی صاحب مدوح کا منہ دیکھنا ہی تھا کہ
 پادری صاحب مذکور ملک جو دست اراغنا شریف فرما سب مفصل
 بیان انکا کتاب اظہار الحق مصنفہ مولینا مدوح واضح ہو از انجملہ خود
 مستعرض ہو پانی تہی صاحب کا مشاہیر مرت سر من بدہ کے سامنے پوتا
 اخیر روز پادری صاحب مذکور باوجود اس عوی کا کہ ہم فریادنگ قرآن
 پڑھا ہو سوچے کہ چہنی ساتویں سپار میں ایک مدت درازنگ ہو نہ
 آخر سہمی نا در شاہ نو کا لکریا دوسر دن ہا شرمی گفت گو کا نام لیا
 چنانچہ ہم مباحثہ دینی مطبوعہ لاہور معلوم ہو سکتا ہو از ان جملہ ان
 ولون میں کتابیاتہ الانسان رد تحقیق الایمان چہ چہ لکھنؤ بندہ
 محمداطوینہ کتاب پادری گفتگو گیا بیرون دروازہ رام باغ
 ایک جلسہ میں گفتگو طویل طویل ہو رہی بعد لا جواب ہو پادری صاحب کے
 انکو اس شرط پر کتابی گئی انرض جب مکان پر اور جو جوابات میں
 انہوں نے بیان کیں تھیں انکی تکذیب انکو دکھاؤ گئی تو فرماؤ لکھو اب
 مجھے فرصت نہیں از ان جملہ اخبار منشور محمدی کو نمبر ۱۶ مورخہ ۲۵
 ذیقعدہ میں جو جناب مولوی سید طفیل حسین صاحب ہوانی فی تیرہ

فدا میں منع مواد الدین کے جہالت اسناد واقفی پر قائم کی توجہ دینے نہ
 "یضا نبرہ" سورۃ نہ ہونی پانچ ایک و صاحب شہرہ ہم مہربان زمین
 واقفی زمین ہون کا غرض انصاف بلکہ پادری صاحب کی باطلی اسناد واقفی
 انکی کہتے ہوئے بخوبی ثابت کی ہو چکا ہے بندہ سید و مولوی لکھنؤ امرت سر
 میں پاس عواد الدین لیا اور انکو کہہ کہ یہ دلائل تمہارا کیا ہوتا ہے
 بتو نشان تمہارا واقفی پر لکھو نہیں ہیں اگر ہو کہ تو جواب لکھا دو ورنہ
 نہ دعویٰ فاضلہ باطن صلا جاتا ہو پادری صاحب نے جواب میں کہا کہ
 سر و ماء کی جو خیال تہی میں لکھ چکا اب یا وہ جو رنگ دیکھو زمین نش
 کرو گا از ان جملہ سب دریا امر سر و جانہ ہر دو جو جبر انوال اور غرض
 لاہور پادریوں کو روزمرہ استدعاء گفتگو ہونی رہتی لیکن جنایت
 انہی اسلام مقابلہ کوئی میدان میں نہیں آتا ہر چند مقتضای مقام یہ ہو کہ
 اس جگہ تبرج جالیس مشالین علما عیسویہ وغیرہ کے تحریر کیا دین تاکہ ناظر
 پر ہمارا حق دعویٰ اچھی طرح روشن ہو جاوے مگر خوف طوالت اس
 مختصر پر اکتفا کیا گیا یہ مختصر اس عوی کا ثبوت تحریر کیا گیا ہو جو ہم کہتا تھا
 کہ ابتدا وحدوث اسلام سے لکر آخر تک کسی مخالف نے دین اسلام کے
 اصول یا فرد و عہد پر اعتراض نہیں کیا جس کا جواب کافی نہ پایا ہو
 اور بخلاف اسکی سلمان نے ہزار ما اعتراض ہو مخالفین پر آپ
 وارد کی ہیں جنکو جواب آج تک انکو سبکہ و ش حاصل نہیں ہوئی
 ہر چند یہ مقام ہی مقتضی طویل تحریر کو ہو لیکن خوف طوالت بہا
 صرف اس قدر جتنا کافی معلوم ہوتا ہو کہ جس کا جی چاہے کتب کلامیہ
 اہل اسلام مثل ربیعین امام رازی اور شرح مقاصد اور شرح
 موافق اور برہین سہاظمی اور از الہ الاوامر اور از الہ
 الکوک اور استفسار اور استبصار اعجاز عیسوی مباحثہ مذہبی